ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 3, (July to Sep 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

عمیر علی عمیر اعوان

ایم فل سکالر، شعبہ اردو جی سی یونیورسٹی لاہور۔

تاریخ کے نظریات

Umair Ali Umair Awan

M.Phil Scholar department of Urdu G.C University Lahore.

Historical Theories

This article will help to understand history and it's theories. It will also elaborate the opinion historics had about history, for whom history was written about and who become the center of it after revolution. Historical change occurs constantly which include major and minor events following the historical changes took place in the process of cause and effect is discussed in this particular work.

Key Words: *Historical change, Positivism, Past Politics Historical theories, Traditional philosophers.*

تاریخ کیا ہے؟ تاریخ ماضی کے واقعات / انسانی واقعات کی داستان ہے لیکن ہمیں یہ داستان بکھری ہوئی ملتی ہے اور اس بکھری ہوئی داستان کو اکٹھا کرنا مؤرخ کا کام ہے وہ اس داستان کو سلسلہ وار اور واقعات کو ایک دوسرے سے ملا کر اس میں مفہوم پیدا کرتا ہے۔کیا انسانی تاریخ کسی منصوبہ بندی کے تحت کام کرتی ہے یا وہ انتشار یا بغیر کسی مقصد کے تھی؟ اس بات پر مفکرین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے ان میں سے ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ انسانی عمل کے پس منظر ایک منصوبہ اور مقصد کے تحت رہی ہے۔

ہیگل نے اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ:

> "تاریخ عمل کے پیچھے ایک منصوبہ ہوتا ہے اور اس عمل کو کرنے والے اس سے ناواقف ہوتے ہیں۔ فطرت ان سے اپنے مقاصد کی تکمیل کراتی ہے اور جب اس کا مقصد ختم ہو جاتا ہے تو اس کے یہ ایجنٹ بھی توانائی و قوت کھو کر ختم ہو جاتے ہیں۔"(۱)

تاریخ اور اس کے قوانین کا مطالعہ کرنے کے لیے محض ایک زمانہ یا عہد کو دیکھنا ہی ضروری نہیں بلکہ مکمل انسانی تاریخ اس کو واضح کرے گی اور جن مفکرین نے تاریخ کو ان معنوں میں سمجھنے کی کوشش کی ان میں کارل مارکس، ہیگل، کومے، ہرڈر، ٹائن بی اور سورو خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ہیگل کے نزدیک:

"انسانی تاریخ عقل و شعور کی تاریخ ہے سوائے انسانی تاریخ کے اور کوئی تاریخ نہیں۔ہم دیکھ سکتے ہیں کہ انسانی تاریخ فکر و عقل کی تاریخ ہے اسے سمجھنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس تاریخ میں لوگوں نے کیا کیا؟ بلکہ کیا سوچا؟ یہ زیادہ معنی رکھتا ہے۔کسی دور میں تاریخ کو ماضی کی سیاست سمجھا جاتا تھا۔" [۲]

سر جان سیلے SIR JOHN SCELEY : سر جان سیلے نے اس کی تعریف یوں کی ہے۔

"تاریخ ماضی کی سیاست کا نام ہے ہم اسے Past Politic بھی کہہ سکتے ہیں۔"[۳]

کارل مارکس نے تاریخ کے نظریہ میں ایک انقلابی تصور پیش کیا ہے۔

"تاریخ میں سیاست مرکزی نقطہ نہیں، بلکہ یہ مرکزی نقطہ معاش ہے، معاشی، سیاسی، مذہبی اور فنی تاریخیں ایک دوسرے کے متوازن نہیں چلتیں بلکہ یہ معاش سے متاثر ہو کر بنتی اور بگڑتی ہیں۔" [۴]

ماضی میں تاریخ کو لے کر بہت ساری غلط فہمیاں رہی ہیں۔انہی میں سے والیٹر کا ایک مقولہ یہ بھی تھا کہ:

"تاریخ جرائم اور حماقتوں کا مرقع ہے۔"[۵]

یہ بات آج تو درست نہیں مانی جاتی کیونکہ جس وقت والیٹر نے اپنی اس بات کو دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اس وقت بادشاہوں اور امرا کی حکومت تھی جس میں جنگ اور عیاشیوں کی تفصیل ہوتی تھی لیکن آج کا پہلو روشن اور جاذب نظر آتا ہے جب نئی نئی تاریخ لکھی گئی اس میں عبرت کا احساس، انسان کی کامیابی کا تصور، خدائی منصوبہ وغیرہ کا ذکر ملتا ہے۔اس سے ہماری معلومات میں اضافہ تو ہو سکتا ہے لیکن تاریخ میں ایسے فلسفہ دان اور تاریخ دان گزرے ہیں جنہوں نے اس بات پر (فکر)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 3, (July to Sep 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

نقطہ اٹھایا کہ تاریخ کا فلسفہ کیا ہے۔یعنی فلسفہ تاریخ کا تصور تھا۔یہ تصور سب سے پہلے والیٹر نے پیش کیا تھا کہ:

"مورخ محض واقعات کو بیان کرنے کی بجائے ان پر غور و فکر کرے ان کا تجزیہ نکالے۔"(۶)

انیسویں صدی میں ثبوتیت پسندوں نے تاریخ کو ایک نیا نظریہ دیا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ واقعات کی تہہ میں کچھ قوانین کام کر رہے ہیں اور تاریخ کا کام یہ ہے کہ ان قوانین کو دریافت کرے۔ ہیگل، اور والیٹر اور دوسری طرف ثبوتیت پسندوں کی سوچ میں فرق ہے۔ تاریخ کے ذریعے آزادی اور فکر کا مطالعہ کرتے ہیں جبکہ ثبوتیت پسند تاریخ کو فلسفہ نہیں بلکہ تجزیاتی سائنس کہتے ہیں۔ یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تاریخ کا راستہ کیا ہے تاریخ گردش کرتی ہے بھی کہ نہیں۔ اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے سامنے تاریخ میں Circle کا نظریہ سب سے پہلے روایتی فلسفیوں نے پیش کیا تھا۔انہوں نے اس بات کو انسان کی زندگی سے ثابت کیا کہ اس کی پیدائش، پروان چڑھنے اور موت تک کا سفر اور انہوں نے اس بات سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جس طرح انسان ایک Circle کے ماتحت چلا ہے اس کی زندگی بسر ہوئی اسی طرح فطرت بھی اس طرح ایک دور پورا کرتی ہے۔ جب وہ دور پورا ہو جاتا ہے تو پھر دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔میکاولی نے پھر اس نظریہ کو تقویت دی کہ انسان کی تاریخ دائرے میں گردش کرتی ہے۔اٹھارویں صدی میں یہ نظریہ کمزور ہو گیا کیونکہ اس میں امید کا عنصر بہت کم ہے۔

ہیگل نے اس کی مخالفت کی اور کہا کہ:

"تاریخ خود کو نہ دہراتی ہے اور نہ ہی یہ گردش کرتی ہے بلکہ خمدار شکل میں اوپر جاتی ہے۔"(۷)

واقعات پھر سے دہرائے جاتے ہیں تو ان کے نتائج ہمیشہ مختلف ہوتے ہیں۔ جنگیں ہوتی رہی ہیں لیکن ان کے نتائج بہت مختلف ہوتے ہیں۔ (PHILIP GUEDALLA) نے کہا کہ:

"تاریخ خود کو نہیں دہراتی بلکہ مورخ ہیں جو ایک دوسرے کو دہراتے ہیں۔"(۸)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 3, (July to Sep 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

مشہور فلسفی سنتیانا (SANTAYANA) کے نزدیک:

"جن کی اپنی کوئی تاریخ نہیں ہوتی ان کا مقدر ہوتا ہے کہ وہ تاریخ کو دہراتے رہیں۔" (۹)

ابتدا میں تاریخ کے نظریات میں مذہبی علما نے اس بات پر توجہ دلائی دنیا کی تاریخ خدائی منصوبے پہ ہے یعنی تاریخ میں جو کچھ ہوا یا ہو گا یہ انسان کی مرضی یا ضرورت سے نہیں ہوا بلکہ مشیتِ الٰہی سے ہوا ہے۔

کولنگ وڈ نے اس بات پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

"جن لوگوں نے تاریخ میں خدا کے منصوبے کو پانے کی کوشش کی انہوں نے ساری تحقیق اس بات پر صرف کر دی کس طرح تاریخ خدا کے منصوبے پر چلتی ہے اس کوشش میں انہوں نے انسانی عمل اور جدوجہد کو غیر اہم سمجھا اور اسے چھوڑ دیا اس طرح مورخ اپنے اہم فرائض سے بہت دور ہٹ گیا۔"(۱۰)

سمارک جو ایک تاریخ ساز آدمی تھا وہ عقیدہ تسلیم و رضا کا اظہار اس طرح کرتا ہے کہ:

"ہم سب مل کر دنیا کا مقابلہ کر سکتے ہیں ہم تاریخ تعمیر نہیں کر سکتے۔ جبکہ تاریخ تعمیر ہو رہی ہو تو اس دوران ہمیں انتظار کرنا چاہیے ہم کسی پھول پھل کو چراغ کی گرمی کے ذریعہ زیادہ تیزی سے نہیں پکا سکتے اور اگر ہم پکنے سے پہلے ہی اسے توڑ دیں تو اس کی نشوونما میں مزاحم ہوتے ہیں اور اسے ضائع کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کرتے۔" (۱۱)

شروع میں جو تاریخ لکھی گئی اس میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ بادشاہوں، امرا کا تذکرہ ملتا ہے لیکن اس میں خامی یہ تھی عام لوگوں اور عام افراد کو اس تاریخ میں پیچھے چھوڑ دیا گیا۔ تاریخ میں افراد کی زندگیوں اور ان کے کارناموں کے مطالعہ سے ہمیں یہ بات ملتی ہے کہ یہ افراد یقینا تاریخ ساز ہوتے ہیں ان کے عمل سے تاریخ کا بہاؤ تیز ہو جاتا ہے لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تاریخ کا راستہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 3, Issue 3, (July to Sep 2022)

متعین کرنے والے افراد ہوتے ہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ تاریخ کا ہر واقعہ گذشتہ واقعات اور ارتقاء کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اور جو تاریخ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں وہ محض ایک آلہ ہوتے ہیں۔

افراد کے کردار پر بات کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"بارسوخ افراد اپنے کردار اور اپنے ذہنوں کی مخصوص صفات کی بدولت واقعات کو اور ان کے بعض مخصوص نتائج کو بدل کر رکھ سکتے ہیں لیکن وہ واقعات کے عمومی رجحان کو نہیں بدل سکتے جو دوسری قوتوں سے متعین ہوتے ہیں۔"(۱۲)

ہماری تاریخ اس وجہ سے محدود ہے اس میں حکمران طبقہ کی تاریخ تو ہے لیکن عوام کی نہیں مذہبی علماء کی تو ہے لیکن ان کے پیرو کاروں کی نہیں، زمینداروں کی ہے کسانوں کی نہیں فوجی جنرلوں کی ہے عام سپاہیوں کی نہیں۔ مغرب میں جمہوری طرز کے بعد تاریخ میں تبدیلی آئی فرانسیسی انقلاب نے تاریخی نظریات میں بھی تبدیلی کی مشہور فلاسفر (MICHELE) نے فرانسیسی انقلاب کتاب لکھی اور تاریخ کا نظریہ بدل دیا اس تبدیلی کا اثر یہ ہوا کہ مغرب میں پہلی مرتبہ حکمرانوں، بادشاہوں اور عظیم افراد کو قطع نظر کیا گیا اور تاریخ عام لوگوں پر لکھی گئی۔ انگلستان کی عوام کی تاریخ اس کی مثال ہے۔ برصغیر میں سب سے پہلے کنور اشرف نے

(LIFE AND CONDITION OF THE PEOPLE OF HINDUSTAN)

لکھی۔ اس طرح تاریخ کا نقطہ نظر بدلا اور افراد کی طرف توجہ دی گئی، علم تاریخ تمام کمزوریوں کے باوجود بھی علوم کی ایک اہم ضروری اور لازمی صنف ہے کیونکہ یہ وہ واحد علم ہے جو ماضی کے واقعات، تجربات کے خزانے کو محفوظ کرتا ہے۔ تاریخ کے صفحات میں وہی شخصیات زندہ رہتی ہیں جنہوں نے حق کی خاطر قربانیاں دیں۔ یہ وہ پہلو ہے جو ہمیں حوصلہ دیتا ہے کہ ہم اپنی زندگی کو پُرمسرت اور خوشگوار بنائیں اور کسی کا انتظار مت کریں۔ خوشگوار زندگی کو مستقبل کے حوالے نہ کریں بلکہ اپنے حال کو بہتر کریں۔ اس جدوجہد میں ہم لوگ تنہا نہیں تاریخ ہمارے ساتھ ہے۔

حوالہ جات

۱۔ نئی دنیا کا فلسفہ ،مرزا اکمل ،کراچی پبلی شرز ،۲۰۱۸ء، ص ۳۰

۲۔ ایضاً، ص ۴۵

۳۔ تاریخ کیا کہتی ہے، ڈاکٹر مبارک علی ،فکشن ہائوس لاہور، ۲۰۱۳ء ،ص ۲۵

۴۔ تاریخ اور فلسفہ تاریخ، ڈاکٹر مبارک علی، فکشن ہائوس لاہور، ص ۷۰

۵۔ تاریخ کیا سکھاتی ہے، ڈاکٹر مبارک علی، فکشن ہائوس لاہور، ص ۳۰

۶۔ ایضاً، ص ۶۴

۷۔ مارکسی فلسفہ اشتراکیت اور اردو ادب، پروفیسر اشرف وہاب، کراچی پبلی کیشنز ۲۰۱۹، ص ۳۰۹

۸۔ ایضاً، ص ۳۱۲

۹۔ مارکسی فلسفہ، سید سجاد ظہیر، پیپلز پبلشنگ ہائوس ۲۶ شاہراہ قائداعظم لاہور ۱۹۷۱ء، ص ۱۹۷

۱۰۔ تاریخ و تہذیب عالم، اے مانفرید: ترجمہ امیر الدین تقی حیدر، ص ۱۹۹

۱۱۔ ایضاً، ص ۱۴۲

۱۲۔ لینن ترجمہ: مارکس ازم لینن انسٹی ٹیوٹ دارالاشاعت ترقی ماسکو ۱۹۷۹